N-8
انسانیت کی جان سید الابرار
علیہ التحیۃ والسلام کو بہت ہی پاک صاف پیدا فرمایا
Qutub-e-Madina
معجزہ ناف بریدہ
کی تحقیق
تالیف
حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی
قطب مدینہ پبلشرز
عطاری کتب خانہ، G.K.2/44
کراچی، پاکستان فون: 0303-7234660
0303-7235442
باہتمام
حافظ محمد کاشف اشرفی عطاری

معجزہ ناف بریدہ کی تحقیق

تصنیف لطیف

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہٖ الکریم

امابعد! نبی پاک ﷺ کا ہر معجزہ حق ہے بعض معجزات کے انکار میں بعض گروہ پیش پیش ہیں۔ نیچری عقل کے پھندے میں گرفتار، منکرین حدیث ان کا انکار حدیث کی گمراہی کی مجبوری سے غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی روایت کے ضعف ووضع کے خبط میں حالانکہ حدیث ضعیف فضائل میں بالاتفاق قابل قبول ہے۔اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ ’’حدیث ضعیف کی تحقیق‘‘ میں ہے اور موضوع حدیث میں بایں شرط قابلِ قبول جب اس کا مضمون کسی حدیث صحیح سے موید ہو۔اس کی تحقیق فقیر کے رسالہ ’’شرح حدیثِ لولاک‘‘ میں پڑھیئے۔

یہ رسالہ حضور ﷺ کے معجزہ بوقت ولادت آپ ﷺ کے ناف بریدہ ہونے کے متعلق ہے کسی نیچری کے اعتراض پر فقیر نے علمی بحث کی ہے۔اللہ تعالیٰ بفضل حبیب کریم ﷺ قبول فرمائے اور ناشر کو اجر عظیم بخشے اور ناظرین کے لئے مشعلِ راہ بنائے۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۱ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

فقیر کے پاس مندرجہ ذیل سوال آیا جس کے جواب میں یہ رسالہ تیار ہوا۔

مولانا اُویسی صاحب، سلام مسنون یہاں ایک صاحب نے اعتراض اُٹھایا ہے کہ حضور ﷺ کا ناف بریدہ پیدا ہونا فطرتِ انسانی کے خلاف ہے اس لئے کہ بچے کو مادرِ شکم میں تا پیدائش ناف کے ذریعے غذا پہنچتی ہے اور وہ اسی گوشت کے ذریعہ سے غذا پہنچائی جاتی ہے جو پیدائش پر کاٹا جاتا ہے اور وہ نہ ہو تو غذا نہ پہنچے گی۔ غذا نہ پہنچے گی تو بچہ کا پیٹ میں زندہ رہنا محال ہے اور یہ روایت صحاح ستہ میں بھی نہیں نامعلوم کہاں سے واعظ لوگوں نے یہ حدیث نکالی ہے۔ معترض ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہے اسی لئے وہ یہ اعتراض اُٹھا کر عوام کو گمراہ کر رہا ہے۔ براہ کرم تحقیقی جواب سے نوازیں تاکہ معترض کو جواب دیا جا سکے۔

فقیر نے مندرجہ ذیل تفصیلی جواب بھجوایا۔

الجواب

یہ صاحب نیچری یا کم از کم مودودی جماعت سے متاثر معلوم ہوتے ہیں ورنہ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کا ناف بریدہ پیدا ہونا آپ ﷺ کے معجزات وخصائص میں سے ایک ہے اور معجزہ اور حضور ﷺ دینوی اسباب وعلل کے محتاج نہیں ہوتے۔ آپ کے جناب کا اعتراض عام انسانی کی تخلیق پر مبنی ہے اور ہمارا دعویٰ رسالت مآب ﷺ کے ظہورِ اقدس ﷺ سے متعلق ہے۔ اس لئے تو ہم کہتے ہیں کہ بدمذاہب حضور سرورِ عالم ﷺ کے ہر معاملہ کو عام بشر پر قیاس کر کے گمراہ ہوئے اور ہوتے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا رومی قدس سرہٗ نے فرمایا

کافراں دیدنداحمد رابشر

ایں نمی دانند کاں شق القمر

ترجمہ : (کافروں نے حضور ﷺ) کو بشر تو دیکھا لیکن یہ نہ جانا کہ آپ ﷺ کی قدرت میں چاند چیرنا بھی ہے۔

حوالہ جات

معترض جناب مسلمان ہیں تو حدیث مبارک پیش کریں کیونکہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ جب حدیث صحیح سے مسئلہ ثابت ہو جائے تو پھر وہ عقل کے چکر میں نہیں آتا اسی لئے ہم کہتے ہیں

سچ عقل قربان کن بہ پیش مصطفی ﷺ

خیرالقرون سے لے کر تمام اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کا ناف بریدہ اور نیز مختون پیدا ہونا احادیث میں ہے۔ دلائل النبوۃ، صفحہ ۴۶ میں ہے

عن ابن عباس عن ابیہ العباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال ولد رسول اللہ ﷺ مختوناً مسروراً فاعجب ذالک جدہ وحظی عندہ وقال لیکونن لابنی ھذا شان فکان لہ شان۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس اپنے والد ماجد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ حضرت عبدالمطلب حضور ﷺ کے جدامجد کو اس سے خوشی ہوئی اور محفوظ ہو کر فرمایا کہ میرا یہ

فرزند شان والا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور ﷺ بڑے شان والے یعنی دونوں کے عالم کے سردار ہوئے۔

فائدہ

مجمع البحار میں مسروراً کے معنی ناف بریدہ کے لکھے ہیں۔

وفیہ انہ ﷺ معذورا مسرورا ای مقطوع السرۃ وھی ماتبقی بعد القطع مما تقطعہ القابلۃ۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ دایہ کے کاٹنے کے بعد جو باقی رہے اس کو سرہ کہتے ہیں اور مسرور کے معنی مقطوع السرہ کے ہیں اور معذور کے معنی ختنہ شدہ کے ہیں۔ اعذار عربی میں ختان کو کہتے ہیں۔ چنانچہ وارد ہوا ہے الولیمۃ فی الاعذار حق۔ (مجمع البحار، صفحہ ۳۶۰)

آوازِ جمہور

فخر المحدثین مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ، صفحہ ۲۲، جلد ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ختنہ بریدہ وناف بریدہ تھے۔

اس میں جمہور اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ ختنہ کردہ وناف بریدہ پیدا ہوئے۔

سائنسی انکشاف

چونکہ نیچری عقلی دلائل کو زیادہ مانتے ہیں اسی لئے فقیر کی گزارش ہے کہ سب کو یقین ہے کہ حمل کے دوران عورت کا ماہواری خون (حیض) بچے کی غذا بنتی ہے۔ شرح اسباب (طب کی کتاب) وغیرہ میں لکھا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ ہر بچہ اور بچی مرضِ چیچک کی زد میں ضرور آتا ہے زیادہ یا کم اس خونِ حیض کا اثر لازماً ہوتا ہے خواہ بخار کی صورت یا جیسے تھی اور اس خون کو بچے کے پیٹ میں پہنچنا اس نلکی کے ذریعے ہوتا ہے جسے بعد کو کاٹا جاتا ہے۔

جب یہ قانون مسلم ہے تو پھر نیچریوں اور دیگر فریقین کو یقین ہونا چاہیے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ چیچک کے حملے سے منزہ ومقدس رہے یہاں تک کہ اس کے معمولی سے بخار سے بھی۔ اسی لئے آپ کے لئے ناف کی نلکی کی ضرورت نہ تھی جو بعد کو اسے کاٹا جائے۔

عقلی ونقلی دلائل

یاد رہے کہ حضور ﷺ کا ناف بریدہ پیدا ہونا معجزہ اور خرقِ عادت ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ایسے خوارق اور عجائبات کا ظہور ہوتا رہا ہے کہ ان میں کوئی دوسرا حضور ﷺ کا شریک نہیں ہوسکا۔ مثلاً مدتِ حمل میں جو ثقل اور گرانی اور دیگر عوارضات حاملہ مستورات کو پیش آتے ہیں۔ وہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کو پیش نہیں آئے۔ چنانچہ دلائل النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں

وبقی فی بطن امہ تسعہ اشہر کملالا تشکو وجعاً ولاریحاً ولا مغصا ولامایعرض النساء من ذوات الخمل ثقل الخ۔

(الدار المنظم، صفحہ ۴۴۷)

ترجمہ: حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بطن شریف میں کامل نو مہینے رہے۔ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے شکایت نہیں فرمائی درد یا ریح یا پیچش کی یا اور دیگر عوارضات کی جو مستورات کو بحالت حمل پیش آتے ہیں۔

الکدرالنظم ،صفحہ ۹۲ میں یہ حدیث ہے:

اخرج الواقدی عن وھب بن زمعة عن عمته قالت کنا نسمع ان رسول اللہ ﷺ لما حملت به امنه فتکات تقول ما شعرت انی حلف به ولا وحدث ثقلته به کما جده النساء۔

سوال

بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آمنہ نے حمل شریف کے وقت ثقل کو محسوس کیا اور دیگر مستورات ہم نشین سے اس کی شکایت بھی کی۔ یہ متعارض ہے مضمون احادیث سابقہ کے ثقیل اور گرانی حضرت آمنہ کو حمل شریف کے وقت محسوس نہیں ہوئیں۔ اس تعارض کا کیا جواب ہے اس کو فقیر عمداً نقل کر رہا ہے اس لئے کہ مخالفین کی عام عادت ہے کہ وہ حضور ﷺ کے کمالات کو چھوڑ کر نقص کی تلاش میں رہتے ہیں۔

جواب

یہ ثقل ابتدائے حمل شریف میں محسوس ہوا تھا مگر بعد میں آخر میں گرانی وغیرہ کوئی امر محسوس نہیں ہونے پایا یہ بھی خرقِ عادت ہے کہ ابتدا میں تو ثقل محسوس ہوا اور آخر زمانہ حمل میں جو محسوس ہونے کا وقت ہے کچھ ثقل معلوم نہ ہو۔ چنانچہ مواھب الدنیہ میں ابونعیم سے اسی طرح کا جواب نقل کیا ہے۔

وجمع ابو نعیم الحافظ بینھما بانه الثقل به کان فی ابتداعلم فیھا بو او الد عقل۔

ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا واقعہ حمل شریف وغیرہ اوران سے جداگانہ ہوا ہے جو منجملہ خرقِ عادت کے لئے ہے۔ چنانچہ الدار المنظم میں خطیب وابن عسا کر وابونعیم ودیلمی کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ یہ ہے

عن عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کنت قاعدة معیا اغزل وللنبی ﷺ یخصف فعناله فجعل جینه یعرق وجعل عرقه یتواله نوم افبھت فقال مالك بھت قلت جعل جینك یعرق واجعل لمن قلت یتوله نورا ولوراك ابو کبیر الھذلی یعلم انك احق بشرة حیث یقول شعور و مبراً من کل غیر حیضتم وفساد مرضعة وداء مغیل واذا نظرت الی اسرة وجھه برقت بروق العارض المتھلل فوضع رسول اللہ ﷺ ماکان فی یده وقال الی وقبل بین عینی روقال جن اك منه یا عائشه خیر افما اذکر ان سررت کسم وزی بکلامك واللہ سبحانه واعلم۔

ترجمہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور ﷺ اپنی پاپوش سی رہے تھے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آگیا اور اس میں سے نور پیدا ہونا شروع ہوا میں حیران ہوگئی۔ جب حضور ﷺ نے مجھے حیرت زدہ دیکھا فرمایا تو کیوں حیرت زدہ ہورہی ہے میں نے عرض کیا حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا ہے اور اس میں سے نور چمک رہا ہے (یعنی اس سے حیرت میں ہوں) اگر اس حال میں حضور کو ابوبکر ہذلی شاعر دیکھ لیتا تو یقیناً جان لیتا کہ حضور ﷺ ہی اس کے ان اشعار کے مصداق ہیں۔

ترجمہ اشعار

میرا ممدوح بری اور پاک ہے ہر ایک آلودگی حیض سے اور دودھ پلانے والی کی خرابی سے اور مرض صحبت کرنے سے جو زمانہ شیر خوارگی میں ہوتا ہے۔

اور جب تو ممدوح کی پیشانی کے بل اور شکن دیکھتا ہے تو ایسی چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے گویا سپلے ابر میں چاند چمک رہا ہے۔ ان اشعار کے سننے سے حضور ﷺ نے جو کچھ دست مبارک میں تھا رکھ دیا اور میرے پاس تشریف لا کر میری پیشانی کا بوسہ لیا اور فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تجھ کو جزائے خیر دے مجھے یاد نہیں آتا کہ میں کبھی ایسا خوش ہوا ہوں جیسا تیرے کلام سے۔

حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت اور پیدائش سے پہلے خوارق کا ہونا صحابہ کرام میں مسلم تھا لہٰذا اس قصہ خرقِ عادت یعنی حضور کے ناف بریدہ پیدا ہونے سے جو عادت کے خلاف معلوم ہو رہا ہے تعجب نہ کریں اور جس طرح احادیث میں موجود ہے اس پر ایمان لائیں۔

قصیدۂ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استدلال

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اشعار کی حضور ﷺ نے تصدیق فرمائی کہ آپ واقعی حیض کے خون سے منزہ و پاک ہیں۔ یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے اس طرح دورانِ حمل دوسری آلائش سے بھی آپ ﷺ مقدس و منزہ ہیں اس کی تصدیق حضور پاک ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا بھی دی جب کہ اُنہوں نے اشعار نعتیہ پڑھنے کی اجازت چاہی۔

چنانچہ مواہب لدنیہ میں ہے

لما دخل قال العباس بن عبدالمطلب کمارواہ الطبرانی وغیرہ اتاذن لی امتدحک قال قل لا یفضض اللہ فاک فقال

من قبلها طبت فی الظلال وفی — مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر — انت ولا مضغة ولا علق

بل نطفة ترکب السفین وقد — لجم نسراً واهله الغرق

وردت نار الخیل مکتتماً — فی صلبه انت کیف یحترق

وانت لما ولدت اشرقت الار — ض وضاءت بنورك الافق

فنحن فی ذالك الضیاء — وفی النور وسبل الرشاد نخترق

واصناء منك الوجود نورسنا

وفاح مسکاً ونشرك العبق

فائدہ:

یہ قصیدہ مستند ہے اسے اکثر محدثین نے نقل کیا ہے یہاں تک کہ مخالفین نے بھی۔

ترجمہ:

جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو عرض کیا کہ اجازت ہو تو حضور ﷺ کی مدح میں کچھ عرض کروں فرمایا حضور ﷺ نے کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کی مہر نہ توڑے یعنی منہ کی رونق نہ بگڑے پس اُنہوں نے ایک قصیدہ پڑھا جس کے چند اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

پہلے اس کے خوش تھے آپ سایوں میں جنت کے صلب آدم علیہ السلام میں اور اس ودیعت گاہ میں جہاں آدم وحوا علیہما

السلام کے جسم پر پتے ملائے جاتے تھے پھر اُترے شہروں میں کہ نہ بشر تھے آپ اور نہ مضغہ بلکہ نطفہ تھے کہ سوار تھے کشتی پر اس حالت میں کہ اور بت پرستوں کو غرق کا لگام دیا گیا تھا یعنی نوح علیہ السلام کے وقت میں آپ خلیل علیہ السلام کی پشت میں مخفی ہو کر آگ میں گئے پھر وہ کس طرح جل سکتے تھے (یعنی حضور ﷺ کے طفیل آگ سے بچے) اور جب آپ پیدا ہوئے روشن ہوگئی زمین اور روشن ہوگیا آپ کے نور سے اُفق ہم اُسی روشنی اور نور میں ہیں اور راستے ہدایت کے طے کیا کرتے ہیں اور کل وجود آپ سے روشن ہوگیا اور مشک کی طرح مہک گیا اور آپ ﷺ کی خوشبو پائیدار ہے۔

دلیل

حضور سرورِ عالم ﷺ کی پیدائش عام انسانوں کی پیدائش سے جداگانہ ہے کیونکہ اور خوارق پر مشتمل ہے ارہاص اور خارقِ عادت کے معنی یہی ہیں کہ عادتِ مستمرہ کے خلاف ظہور ہو پس حضور اکرم ﷺ کا ناف بریدہ پیدا ہونا داخل خرقِ عادت اور معجزہ ہے۔

نتیجہ

اگر ناف بریدہ پیدائش کو معجزہ کے طور پر بھی کوئی نہیں مانتا تو اسے تمام معجزات سے انکار کرنا چاہیے پھر وہ ایک علیحدہ موضوع بنے گا جو منکر کی تصریح کے بعد قلم اُٹھانا پڑے گا۔

توثیق از معجزات میلاد پاک

مسلمان تو جس طرح معجزات پر ایمان ہے یونہی ناف بریدہ معجزہ پر ایمان ہے فقیر اجمالاً چند معجزات عرض کرتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک میں تشریف لائے تو اسی شب تمام جانور بولنے لگے۔ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے تشریف لانے سے دنیا کو امان نصیب ہوئی اور آپ ﷺ تمام اہل دنیا کے لئے سراج ہیں۔

(۳) اس رات قریش کے تمام حاضرین اور عرب کے تمام قبیلے ایک دوسرے سے محجوب ہوگئے (۴) اور تمام کاہنوں کے علوم سلب ہوگئے (۵) تمام دنیا کے بادشاہوں کے تخت اُلٹے گئے (۶) اور بولنے سے گونگے ہوگئے ان کی سارا دن زبان بند رہی۔

(۷) مشرق کے پرندے مغرب والوں کو مغرب والے مشرق والوں کو مبارکبادیاں دے رہے تھے (۸) اس طرح دریا کے باشی آپس میں بشارتیں سنا رہے تھے (۹) ہر مہینہ دوسرے مہینہ کو زمین و آسمان میں کہہ رہے تھے مبارک ہو ابھی تاجدار مدینہ ﷺ تشریف لانیوالے ہیں جن سے زمین کو بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔

(۱۰) بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ پورے نو ماہ میرے بطن میں تشریف فرما رہے۔ اس اثناء میں نہ تو مجھے کوئی درد محسوس ہوا اور نہ ہی طبیعت بگڑی اور نہ ہی اور کوئی پریشانی جیسے عام عورتوں کو اس دوران میں ہوتا ہے۔ حمل کے دوران آپ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا۔ فرشتوں نے کہا یا اللہ تیرے نبی علیہ السلام یتیم ہوگئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان کا حافظ اور ولی ہوں۔ اس اعتبار سے آپ ﷺ کا میلاد مقدس دنیا والوں کے لئے رحمت کا سبب بنا۔ اس لئے اہل اسلام آپ کے میلاد سے برکتیں حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آسمان کے رحمت اور بہشت کے دروازے کھول دیئے۔ (حجۃ اللہ)

بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حمل مبارک کے چھ ماہ گزرے تو کسی نے مجھے خواب میں کہا اے آمنہ مبارک ہو تیرے بطن میں وہ ذات تشریف فرما ہیں جو عالم کائنات سے بہتر ہیں جب ان کا ظہور ہو تو ان کا نامِ اقدس (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور یہ راز کسی کو نہ بتانا۔ (حجۃ اللہ)

فائدہ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد کے انتخاب کے عجیب و غریب نکتے اور اسرار و رموز کے لئے فقیر کی کتاب ''شہد سے میٹھا نام محمد'' کا مطالعہ کیجئے۔

معجزاتِ بے شمار

حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی قدس سرہ نے لکھا ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُمی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائدہ وطویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خطب عظیمیہ کا افشاء کرنا ان کے روزمرہ تھا اور اس مجمع فصحائے عرب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈنکا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنی (تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ۔)

(پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۷)

کا بجایا تو کوئی ان میں سے مثل سورۃ

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی (اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔)

(پارہ ۳۰، سورۃ الکوثر، آیت ۱)

کے نہ لاسکا حالانکہ کلامِ الٰہی انہی الفاظ و حرف سے مرکب ہے جن سے ان کا کلام مرکب تھا و عربی ہی زبان ہے اور کوئی زبان نہیں جس سے وہ لوگ ناواقف ہوں۔

اور اس زمانے سے آج تک حالانکہ معاندان اسلام میں فصحاء اور بلغاء گزرے ہیں اور اکثر انہی سے اہتمام واسطے ابطال معجزات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھتے ہیں کوئی مثل سورہ کے نہ بنا سکا۔ ظاہراً سو صغیرہ آپ کا اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے نہیں ملتا۔

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں لکھتے ہیں کہ کلام اللہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات ہزار سے کچھ زائد معجزات ہیں اس پر ایک قوی دلیل قائم فرمائی ہے وہ یہ کہ محققین علمائے کرام نے فرمایا کہ کلامِ الٰہی میں سورۃ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے برابر معجزات ہیں وہ یوں کہ اس سورۃ کے دس کلمات ہیں اور تمام کلامِ الٰہی کے ۷۷ ہزار اور کچھ زائد کلمات ہیں۔ جب ۷۷ ہزار کو دس پر تقسیم کیا تو سات ہزار سات سو کلمات بنتے ہیں اس معنی پر سات ہزار سات سو معجزہ ثابت ہوئے۔ (اعلام المبین)

انتباہ

یہ ان معجزات کی شمار ہے جو قرآن پاک کے متعلق ہیں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات شمار سے باہر ہیں۔ زمانہ اقدس کے علاوہ بعد کو تا قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا سلسلہ غیر منقطع ہے بلکہ بقاعدہ اسلامیہ کہ ہر ولی اللہ کی کرامت اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں شمار ہوتی ہے۔

ولادت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات کی تفصیل

گذشتہ اوراق میں فقیر نے ولادتِ مبارکہ کے چند معجزات کا اجمالاً ذکر کیا ان اوراق میں چند ایک تفصیلی عرض کئے جاتے ہیں۔

شہادتِ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حجۃ العالمین وسیرت حلبی اور دیگر سیرت کی کتابوں میں ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والدہ ماجدہ حضور ﷺ فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت گھر میں اکیلی تھی اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نبی کریم ﷺ کے بچپن میں ان کا وصال ہوگیا) طوافِ کعبہ میں مصروف تھے جونہی میں نے اُوپر چھت کی طرف دیکھا کہ کوئی بہت بڑی چیز چھت کی راہ سے گھر میں آرہی ہے۔ دیکھتے ہی میں ہیبت میں ڈوب گئی مجھے ایسا لگا کہ جیسے ایک سفید پرندے نے اپنے پر مجھ پر ملے ہیں اور وہ اسی حالت وہیبت ختم ہوگئی۔ پھر اس نے مجھے دودھ کی مانند پینے کے لئے کوئی چیز دی مجھے سخت پیاس تھی اس لئے میں جلدی سے پی گئی۔ پھر میں نے لمبے قد والی اور خوبصورت عورتیں دیکھیں جو میرے چاروں طرف گھیرے کی شکل میں تھیں اور میرا حال دریافت کیا پھر میں نے ایک ریشمی کپڑا جو زمین سے آسمان تک لٹکا ہوا تھا دیکھا ایک ندا سنی کہ اسے پکڑلو۔ یہ دیکھتے ہی میری آنکھوں سے پردہ اُٹھ گیا میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو دیکھا پھر میں نے تین جھنڈے دیکھے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا بامِ کعبہ پر بلند تھا۔ اب آپ ﷺ اس عالم میں تشریف لے آئے تو آپ ﷺ تشریف لاتے ہی سربسجود ہوگئے اور اپنی ایک انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی۔

پھر ایک بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا جس کے باعث آپ ﷺ نظروں سے اُوجھل ہوگئے۔ منادی ندا کررہا تھا کہ آپ ﷺ کو تمام جہان کی سیر کرائی گئی ہے تاکہ ساری مخلوق آپ ﷺ کی صورت وسیرت اور آپ ﷺ کے نام سے واقف ہوجائے۔ یہ بادل صرف ایک لمحہ کے لئے روشن رہا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایسے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جو دودھ سے زیادہ سفید اور ریشم سے زیادہ نرم تھا۔ پھر ایک بہت بڑا بادل آیا اس میں میں نے انسانوں، گھوڑوں کی آوازیں سنیں۔ منادی ندا کررہا تھا کہ آپ ﷺ کو تمام جن وانس اور چرندوں پرندوں کی زیارت کرائی گئی ہے پھر آپ ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت، حضرت نوح علیہ السلام کی رقت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان، حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زُہد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخاوت عطا ہوئی۔ یہ بادل بھی صرف ایک لمحہ کے لئے منور ہوا اور غائب ہوگیا۔ (مدارج النبوت شواہد النبوت)

فوائد

(۱) بوقت اتنا اہتمام صرف ہمارے نبی پاک ﷺ کے لئے ہوا۔

(۲) سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہی شرف ملا کہ آپ ﷺ کے حجابات عالم بالا اُٹھ گئے۔

(۳) حضور ﷺ آتے ہی سربسجود ہونا بتاتا ہے کہ یہ اُمی لقب آپ ﷺ کی کائنات زیادہ کروانے میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کل کائنات کے نبی ہیں۔

بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گواہی

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ ﷺ کی پھوپھی ہیں فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت میں وہاں موجود تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا نور چراغ کی روشنی کو مات کررہا تھا۔ میں نے اس وقت مندرجہ ذیل مناظر دیکھے۔

(۱) جب آپ ﷺ اس عالم میں تشریف لائے تو سب سے پہلے سجدہ کیا۔

(۲) جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سر مبارک اُٹھایا تو فصیح و بلیغ زبان میں **لا الٰه الا الله انی رسول الله** فرمایا۔

(۳) آپ ﷺ کا گھر آپ ﷺ کے چہرۂ انور کے نور سے روشن و منور ہو گیا۔

(۴) میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ کے نہلاؤں لیکن ہاتف نے آواز دی اے صفیہ تو تکلیف نہ کر کیونکہ ہم نے اپنے محبوب کو پاک وصاف پیدا فرمایا ہے۔ان پر کوئی دوسری آلائش نہیں ہے۔

(۵) حضور ﷺ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(۶) آپ ﷺ کی پشت مبارکہ پر مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ کے کندھے کے درمیان **لا الٰه الا الله محمد رسول الله** لکھا ہوا تھا۔(شواہد النبوت)

فوائد

(۱) پیدا ہوتے ہی بولنا بتاتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ ملک تبدیل کرنے چلے آئے ورنہ نبوت تو آپ ﷺ کو اول روز سے عطا ہو چکی ہے۔

(۲) آپ ﷺ معنوی نور ہیں تو حسی بھی ہیں۔

(۳) آپ ﷺ کے مختون ہونے میں اشارہ ہے کہ آپ کی بشریت عام نہیں۔

(۴) مہر نبوت ساتھ لانے میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

بت بولے

حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ اس جہان میں تشریف لائے تو میں طواف کر رہا تھا۔ جب آدھی رات ہوئی تو میں نے خانہ کعبہ بمقام ابراہیم علیہ السلام کی طرف سجدہ اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند کرتے دیکھا اور کہتے سنا کہ اب مجھے مشرکوں کی نجاستوں اور زمانہ جہالت کی ناپاکیوں سے پاک وصاف کر دیا گیا ہے پھر اس میں تمام بت جھک گئے میں نے ہبل کی طرف دیکھا جو سب سے بڑا بت تھا وہ بھی اوندھے منہ پڑا ہوا ہے اور منادی نے ندا دی کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ پاک سے محمد ﷺ پیدا ہو چکے ہیں اس وقت میں کوہ صفا پر گیا کوہ صفا پر بھی میں نے یہ ندا سنی مجھے ایسا نظر آتا تھا گویا تمام پرندے اور بادل مکہ پر سایہ کرنے آئے ہیں۔ پھر میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی طرف آیا۔ دروازہ بند تھا میں نے کہا دروازہ کھولو۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ابا جان محمد ﷺ پیدا ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا لاؤ زیارت کرلیں تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ابھی اجازت نہیں۔ پھر میں نے کہا اے آمنہ اس بچے کو تین دن تک کسی کو مت دکھانا۔ یہ کہہ کر میں نے تلوار سونتی اور گھر سے باہر چلا گیا میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو تلوار سونتے ہوئے تھا اور چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھا۔ کہنے لگا اے عبد المطلب واپس جاؤ تا کہ ملائکہ، مقربین اور تمام علیین کے رہنے والے تیرے بچے کی زیارت سے فارغ ہوں۔ اس سے میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا میں اسی حالت میں باہر آ گیا تا کہ قریش کو آپ ﷺ کی خبر دوں لیکن میری زبان ایک ہفتہ تک بند رہی کسی سے بات چیت نہ کر سکتا تھا۔(شواہد النبوت)

فوائد

(۱) کعبہ کا جھک کر سجدہ (سوئے در رسول ﷺ) کرنا بتاتا ہے کہ آپ ﷺ کعبہ کے بھی کعبہ ہیں (۲) بتوں کا گرنا بولنا اشارہ

کررہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا دشمنوں کے گھروں میں بھی ہوگا وہ چاہیں نہ چاہیں خواہ نہ چاہیں جیسے اب ہو رہا ہے۔ (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا چرچا کُل کائنات میں ہوا اور ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

محل کسریٰ کے کنگرے

جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو کسریٰ بادشاہ ایران کا محل جنبش کھا گیا۔ اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور آتشکدہ فارس جو ہزار سال سے روشن تھا بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہوگیا اور سماوہ جاری ہوگیا ایک موبد جو مجوسیوں کا بہت بڑا عالم تھا نے خواب میں دکھا کہ کچھ بے مہار سرکش اونٹ عربی گھوڑوں کو مار رہے ہیں یہاں تک کہ دجلہ تک چلے گئے اور مختلف شہروں میں بکھر گئے۔ کسریٰ محل کی جنبش اور چودہ کنگروں کے گرنے سہم گیا اور بے حد متعجب خیز لہروں میں ڈوب گیا سکون کی منزل ختم ہوگئی، قرار جاتا رہا اور بے قراری کا عالم طاری ہوگیا۔ صبح ہوئی تو نہایت پریشان ہوگیا تخت پر بیٹھتے ہی تمام ماجرا اپنے وزیروں اور دیگر مشورہ دانوں کو سنایا۔ ابھی قصہ جاری ہی تھا کہ آتش کدہ فارس کے بجھنے کی خبر بھی مل گئی جس سے بادشاہ اور بے قرار ہوگیا۔ اسی وقت موبد موبدان نے اپنے خواب کا ذکر بھی بادشاہ کر دیا۔ بادشاہ نے پوچھا اے موبد موبدان یہ کیا ہوسکتا ہے اس نے کہا یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہے جو عرب میں ہوا ہے۔

کسریٰ نے نعمان کو لکھا کہ کسی عاقل آدمی سے اس کے متعلق معلوم کرے اس نے عبدالمسیح غسانی کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا غسانی سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ غسانی نے کہا کہ اس کا علم تو میرے چچا سطیح غسانی کو ہے بادشاہ نے عبدالمسیح کو سطیح غسانی کی طرف بھیجا۔ عبدالمسیح جب اپنے چچا کے پاس پہنچا تو اسے بیمار پایا۔ اسے سلام کیا لیکن اس نے جواب نہ دیا عبدالمسیح نے شعر کہنے شروع کردیئے۔ (اشعار اور مکمل تفصیل فقیر کی کتاب آدم تا ایندم میں دیکھئے ۱۲ اُویسی) جب سطیح نے اس کا شعر سنا تو آنکھ کھولی اور کہا کیا تجھے شاہ ایران نے بھیجا ہے۔ دیکھو جنبش ایوان کسریٰ محل کے کنگروں کا کرنا، موبد موبدان کا خواب دیکھنا، آتش کدہ فارس کا ٹھنڈا ہونا، دریائے ساوہ کا خشک ہونا اور سماوہ کا جاری ہونا۔ یہ سب کے سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے نشانات ہیں اور اس بات کی علامت ہے کہ وہ اس سرزمین پر قبضہ کرلیں گے۔ اب صرف چودہ ایرانی بادشاہ حکومت کریں گے پھر ان کی حکومت ختم ہوجائے گی۔ جب عبدالمسیح نے کسریٰ کو یہ بات سنائی تو کہنے لگا جتنا عرصہ چودہ بادشاہ حکومت کریں گے بے حاصل ولا حاصل ہوگا چنانچہ دس بادشاہ صرف چار سال تک حکومت کرسکے۔ (شواہد النبوت)

فوائد

(۱) محل کسریٰ کی جنبش نے بتا دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاہوں کے شاہ ہیں (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی دھوم صدیوں پہلے سب کو معلوم تھی (۳) چودہ ایرانیوں کی بادشاہی کی خبر سچی نکلی اس سے معلوم ہوا کہ **مافی الغد** (آنے والے حالات) کا علم اللہ والوں کو ہوتا ہے۔

یہود کا اعتراف

جس رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو مکہ میں ایک یہودی ساکن تھا جو قریش کی ایک مجلس میں گیا اور پوچھا اے قریشیوں کیا پیر کے دن تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ اُنہوں نے کہا ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس پیر کے دن ایک نبی پیدا ہوا ہے اگر تم میں سے نہیں تو فلسطین میں ہوگا جس کے کندھوں کے درمیان چند بال ہوں گے متواتر دو رات تک دودھ نہیں پیئے گا۔ کیونکہ کوئی بدروح اس کے منہ میں انگلی ڈال کر اسے دودھ پینے سے باز رکھتی ہے۔ جب مجلس ختم ہوئی تو قریشی حیران و پریشان ہوگئے اور سیدھے گھروں کی طرف لوٹے۔ معلوم کرنے پر علم ہوا کہ عبداللہ بن

عبدالمطلب کواللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے اوراس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے۔قریش نے یہ قصہ یہودی کو سنایا تو وہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آیا۔ یہودی نے جب محمد ﷺ کے کندھوں کے درمیان وہ علامات دیکھیں تو وہ دیکھتے ہیں بے ہوش ہوگیا۔جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت ختم ہوکر قریش میں آگئی کیا تمہیں اس بات کی خوشی ہے یا نہیں۔خدا کی قسم وہ مشرق ومغرب کا مالک ہوگا، تمام جہان کا ذرہ ذرہ اس کے نام سے واقف ہوگا اور قیامت تک کے لئے اس کی حکومت جاری وساری رہے گی۔(شواہدالنبوت)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ میں تھا کہ تمام بت منہ کے بل سجدہ میں گر گئے اور کعبہ سے آواز آئی کہ آج مصطفیٰ ومختار پیدا ہوگئے جن کے دست مبارک سے کفر وکفار ہلاک ہوں گے اور خانہ کعبہ کو بتوں کی پرستش سے پاک کردیں گے اور مالکِ معبود حقیقی کی عبادت کا حکم فرمائیں گے۔(خیرالبشر)

کعبہ کا وجد

جس رات حضور ﷺ پیدا ہوئے تو چند قریشی کعبہ میں ایک بت کے پاس اس کی پوجا کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ بت اوندھے منہ پڑا ہے۔ یہ دیکھ کر نہایت پریشان ہوئے اور بت کو سیدھا کیا۔ بت دوبارہ زمین پر گر گیا اُنہوں نے پھر کھڑا کردیا وہی بت تیسری بارزمین پر گر گیا۔ یہ واقعہ دیکھ کر بہت حیران وپریشان ہوئے ایک آدمی نے بت کی طرف مخاطب ہوکر شعر پڑھے اور آپس میں کہنے لگے کہ آج ضرور کوئی ایسی بات ہے جس کا اس بت پر بہت اثر ہوا ہے۔ بہت فکر مند ہوئے کہ اسی بت کے اندر سے آواز آئی ہم ہلاک ہوگئے اس بچے کے اس دنیا میں آنے کی وجہ سے اس کا نور مشرق ومغرب کو منور کردے گا۔ یہ سن کر بہت حیران ہوئے آپ ﷺ کی ولادت کی شب سے تین دن تک کعبہ معظّمہ وجد کرتا رہا۔

یہودی کی منادی

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والدہ ماجدہ حضور ﷺ بیان فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے تین ماہ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھ سے کہتا ہے اے آمنہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تیرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ تمام جہان کا سردار ہے جب ولادت ہوئی تو عالم غیب سے ایک منادی نے ندا کی کہ اس بچہ کو مشرق ومغرب میں گھماؤ تاکہ بحروبر کی تمام چیزیں ان کو اور ان کے نام کو پہچان لیں۔

جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو لینے کے لئے آئیں تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے مکان پر رونق افروز تھے۔آپ نے حلیمہ سے پوچھا تو کون ہے اور کیسے آئی۔حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں قبیلہ بنی سعد سے ہوں۔

آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی میرا نام حلیمہ ہے۔حضرت عبدالمطلب نے مسکرا کر فرمایا بہت ہی اچھا ہوا سعد اور حلم دو خصلتیں ہیں۔ان دونوں میں ہمیشہ خیروبرکت ہوتی ہے۔اے حلیمہ یہ میرا پوتا ہے جس کو تیرے قبیلہ کی عورتیں یتیم سمجھ کر چھوڑ گئی ہیں کیا تو اس بچہ کو لے جائے گی یقیناً اس بچہ سے تجھ کو سعادت وبرکت نصیب ہوگی۔حلیمہ اپنے شوہر کے پاس گئی اور صورتِ حال بیان کی تو شوہر نے خوشی خوشی اجازت دے دی۔

حضرت حلیمہ جلدی سے حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئیں آپ اس کے منتظر تھے۔حضرت حلیمہ نے بچے کو لیجانے کی درخواست پیش کی اُس وقت حضرت حلیمہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔حضرت عبدالمطلب حضرت حلیمہ کو ساتھ لے کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حلیمہ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا اور آپ کے گہوارے کے پاس گئیں۔آپ ﷺ اُس وقت سبز رنگ کے کپڑے میں رونق افروز تھے اور سفید کمبل آپ ﷺ کے اُوپر ڈالا ہوا تھا۔

آپ ﷺ اس وقت سوئے تھے۔آپ ﷺ کے بدن مبارکہ سے مشک وعنبر کی خوشبو آرہی تھی۔حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ جیسا حسن وجمال کبھی نہیں دیکھا گویا چاند آپ ﷺ کے چہرے میں تیر رہا تھا اور حسن کی بھیک مانگ رہا تھا۔حضرت حلیمہ نے اپنا سیدھا ہاتھ سینہ پر رکھا حضور ﷺ نے مسکراتے ہوئے چشم مبارک کھولیں تو ان سے نور نکل کر

آسمان تک چلا گیا۔ میں نے آپ ﷺ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور اور آپ ﷺ کو اُٹھا لیا۔ مجھے آپ ﷺ کو لے کر جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے پھر میں نے اپنی داہنی پستان آپ ﷺ کے دہن مبارک میں دی۔ آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر میں نے بائیں پستان دی۔

آپ ﷺ نے اس سے دودھ نہیں پیا اور آپ ﷺ ہمیشہ سیدھی پستان سے دودھ پیتے دوسری پستان اپنے رضائی بھائی جو حضرت حلیمہ کا پہلا لڑکا تھا کے لئے چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف آپ کی سرشت میں ودیعت کر رکھا تھا۔ (حجۃ اللہ العالمین)

فقہائے یار دار دبس مقام

صدقیا تر بگدونا تمام

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۳ ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ بروز منگل